# ابن صفی قلم کی دنیا سے فلمی دنیا میں

مشہور جاسوسی ناول نگار ابن صفی نے فلمی دنیا میں شمولیت اختیاری کرلی ہے۔ فلم ساز "مولا ناہی" انہیں فلمی کہانی نویس کی حیثیت سے فلمی دنیا میں لائے ہیں۔ فلم کے لئے ابن صفی کی پہلی کہانی کا نام "سوھاگ" رکھا گیا ہے۔ جسے ہدایت کار قمر زیدی فلمارہے ہیں۔ گذشتہ منگل کے روز کراچی کے ایسٹرن اسٹوڈیو میں اس فلم کا آغاز گلوکارہ شمشاد بیگم کی آواز میں صدا بند کئے جانے والے ایک نغمے سے کیا گیا افتتاح کی رسم ابن صفی نے انجام دی تھی۔

پاکستان کی فلمی صنعت اس وقت شدید ترین بحران کا
شکار ہے۔ ایسا بحران جو اسے اپنی ۲۵ سالہ زندگی میں کبھی نہ
پیش آیا تھا۔ بہرحال ایک بات کی سب توقع رکھتے ہیں کہ موجودہ
حالات میں یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اب فلم بنانے کا رجحان بدلے
گا اور اس کا معیار بھی بلند ہوگا۔ فلمی صنعت میں ایسے ذہین لوگوں
کی نہیں لیکن ان کے پاس سرمایہ نہیں ہے اور مجبوراً ہر فلم میں
ان کو فلم ساز سے سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے، لیکن اب سمجھوتے کا وقت
ختم ہوگیا ہے۔ اب تو ایک انقلاب کی ضرورت ہے۔ ایسے
انقلاب کی جو کہ فلمی صنعت کے سارے ڈھانچہ کو یکسر بدل دے
اس کے لئے اگر فلم کے ورکر گروپ کو سرمایہ فراہم کیا جائے تو ساری
صورت حال بدل سکتی ہے۔ یہ گروپ ہمیشہ سے سرمایہ داروں
کے بوجھ تلے دبا رہا اور ضروری ہے کہ اس کا استحصال کیا جائے
[illegible] گروپ کو حکومت کی طرف سے سرمایہ کی امداد

نہیں دی جائیں گی - ہم نہ تو تجرباتی فلمیں بنا سکتے ہیں اور نہ مقصدی۔

ہم دھماکوں کی بات کر رہے تھے کہ یار لوگوں نے ایک فلم "دھماکہ" کے افتتاح کا اعلان کر دیا۔ غور سے دیکھا تو پتہ چلا کہ جاسوسی ناولوں کے مقبول ترین رائٹر ابنِ صفی کے مشہور ناول "دھماکہ" پر "دھماکہ" نام کی فلم بن رہی ہے۔ ہم ایسٹرن اسٹوڈیو پہنچے تو وہاں مشرقی پاکستان کی دو ممتاز فن کاراؤں شبنم اور شہناز کے علاوہ رحمان سے ملاقات ہوئی۔ یہ سب فن کار مشرقی پاکستان میں اپنے عزیز و اقارب کی خیریت کے لئے پریشان ہیں۔ مولانا ہپی سے ملاقات ہوئی، ان کی داڑھی مونچھ جو پچھلے دنوں بالکل غائب تھیں دوبارہ واپس آگئی ہیں۔ بلکہ بالوں کا طول بھی بڑھ گیا اور مونچھوں کا جغرافیہ بھی خاصا بدل گیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ابنِ صفی کو فلموں میں لانے کا سہرا ان کے اور ہدایت کار قمر زیدی کے سر ہے، پتہ نہیں مجھے کیوں فلمی صنعت میں نامور لوگوں کو لانے کا سہرا لینے والوں سے ڈر سا ہی رہتا ہے، ہمارے سامنے ماضی میں ایسے لوگوں کے سہروں کا حشر معلوم ہے۔ بھائی احمد ندیم قاسمی، فیض صاحب اور حضرت جوش ملیح آبادی جیسی عظیم المرتبت شخصیتیں فلموں میں آئیں لیکن توبہ کر کے چلی گئیں، دراصل ان کی تحریروں اور الفاظ میں اس قدر فلمی شعبدہ بازی اور ایڈیٹنگ ہوئی کہ آئندہ کوئی بھی ادیب اس طرف رخ کرنے سے پہلے سوچتا ہے کہ فلمی میک اپ میں اس کا قلم اپنی روشنی کیوں کھو دیتا ہے۔ ہم یہی سوچ رہے ہیں کہ ابنِ صفی کے کچھ کردار ایک خاص قسم کا عوامی تاثر رکھتے ہیں۔ کیا فلموں میں آنے کے بعد وہ اپنی مقبولیت قائم رکھ سکیں گے؟ اس سلسلے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان کے مقبول کردار کون فن کار کریں گے۔ کیونکہ اگر یہ کردار صحیح طور پر کاسٹ نہ ہوئے۔ تو سب کو بے حد مایوسی ہوگی، خاص طور پر ابنِ صفی کی کتابوں کو پڑھنے والے اس کو قطعی برداشت نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ اگر ان کرداروں کی صحیح عکاسی نہ ہوئی تو فلم نہ چل سکے گی۔ بہر حال آنے والا وقت بتائے گا افتتاح کے موقع پر سرور بارہ بنکوی کا ایک گیت شہناز بیگم کی آواز میں ریکارڈ کیا گیا۔ سرور بارہ بنکوی پہلے لیلیٰ خالد بنا رہے تھے پھر انہوں نے ایک دوسری فلم کا افتتاح انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل لاہور میں کیا، پھر ایک عرصے تک ان کی کوئی خبر نہ آئی۔ اب ایک عرصے کے بعد انہوں نے گوشۂ گمنامی سے نکل کر دھماکہ کیا۔ اور سب کو چونکا دیا۔ لیکن اس سے بھی زیادہ دھماکہ خیز خبر یہ ہے کہ اس فلم کے لئے ابنِ صفی بھی کچھ گانے لکھ رہے ہیں۔ وہ

نثر نگار ہونے کے علاوہ ایک سلجھے ہوئے شاعر بھی ہیں۔ اس فلم کی موسیقی لال محمد اقبال نے مرتب کی ہے۔ اداکار رحمٰن اور طلعت حسین اس فلم میں اہم رول کریں گے، اور اداکارہ شبنم شاید اس فلم کی ہیروئن ہوں گی۔ ان کی مسکراہٹ اور موجودگی اس بات کا پتہ دیتی تھی۔

ماڈرن اسٹوڈیو میں حسب معمول ہر وقت ہنگامہ رہتا ہے۔ اداکار، فلمساز کمال کی نئی فلم "آخری حملہ" کی مسلسل شوٹنگ ہو رہی ہے۔ ۱۹۷۱ء میں یہ پاکستان کی پہلی فلم ہے۔ اس کا افتتاح یکم جنوری ۱۹۷۲ء کو ہوا۔